اللہ کے حضور بلند مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔عفوودرگزر کی عظیم ترین مثال فتح مکہ کے دن دیکھنے میں آئی۔ مہاجرین وانصار کے دس ہزار مجاہدین کے سمندر نے مکہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ہر شیخ وشباب اور کہ ومہ لرزاں وترساں، جان بچانے کی فکر میں ہے۔اب قریش مکہ رسول اللہ ﷺ کے رحم وکرم ہیں۔ پوچھا: اے قریش! تم مجھ سے کیسے سلوک کی امید رکھتے ہو؟ قریش نے کہا: آپ ﷺ کریم ہیں، کریم کے بیٹے ہیں، آپ سے عفوودرگزر کی امید رکھتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بھائی ہو، جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا میں بھی وہی کہتا ہوں'' ﴿لا تثریب علیکم الیوم﴾ [یوسف ۹۲] ''آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ ''اذھبوا فأنتم الطلقاء'' جاؤتم چھوڑ دیے گئے ہو۔'' (میں نے تم کو معاف کر دیا۔)[الرحیق المختوم ص ۴۰۵] یہ عظیم الشان تاریخی واقعہ سورۃ حٰمٓ السجدۃ آیت نمبر ۳۴ کی تفسیر ہے۔﴿ادفع بالتی ھی أحسن فإذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کأنہ ولی حمیم ۞﴾ ''برائی کو بھلائی سے دفع کرو، پھر وہی شخص جس کی اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔''

واعظین کرام! آپ اس ملت کے صرف معالج نہیں، تیماردار بھی ہیں۔ معالج مریض کو چھوڑ دیتا ہے، جبکہ تیماردار کسی حالت بھی مریض کو چھوڑ نہیں سکتا۔ دیکھیے! صندل اس کلہاڑے کا منہ بھی خوشبو سے بھر دیتا ہے جو اُسے کاٹتا ہے۔

لیزر پوائنٹر کھلونا نہیں

محاضرات (Presentations) میں استعمال ہونے والے ''لیزر پوائنٹر'' کو بچے آج کل کھلونے کے طور پر استعمال کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی روشنی سے آنکھوں کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ماہرین چشم کہتے ہیں کہ لیزر کی روشنی اگر آنکھوں پر ڈالی جائے تو پردہ چشم (retina) جھلس سکتا ہے، جس کے نتیجے میں بینائی خراب ہو کر نوبت اندھے پن تک پہنچ سکتی ہے۔ لہٰذا لیزر پوائنٹر کے استعمال میں مندرجہ ذیل احتیاط کریں:

۱۔ لیزر کی روشنی دوسروں پر کبھی نہ ڈالیں۔

۲۔ بچوں کو نگرانی کے بغیر اس کا استعمال کبھی نہ کرنے دیں۔

۳۔ شیشہ یا اس قسم کی اشیاء پر لیزر کی روشنی نہ ڈالیں جو منعکس ہو کر کسی کی آنکھ پر پڑ جائے۔

۴۔ بچوں اور بڑوں کو لیزر کی روشنی کے آنکھ میں پڑنے کے نقصانات سے آگاہ کریں۔

بشکریہ :[اردو ڈائجسٹ اکتوبر 2004ء ص188]

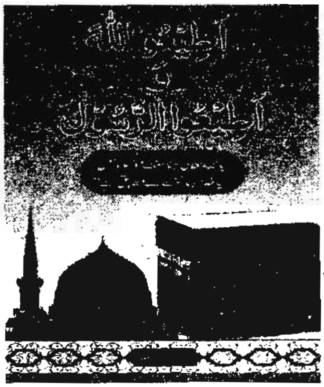

صریرِ خامہ تبصرہ

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

مصنف: رشید اللہ یعقوب جزاہ اللہ خیراً تبصرہ نگار: ابو محمد عبدالوہاب خان۔

(30 روپیہ ڈاک خرچ بھیج کر مفت طلب کریں ۔)

پتہ: رحمۃ للعالمین ریسرچ سنٹر مکان نمبر 8 زمزمہ اسٹریٹ نمبر 3 زمزمہ کلفٹن کراچی 75600

اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسی مبارک نام سے ہی یاد کرنا ضروری ہے۔ اور اسے خدا، God وغیرہ تمام غیر اسلامی ناموں سے پکارنا ہرگز جائز نہیں۔

راقم کے نزدیک بھی یہ مقصد بالکل درست ہے اور مجلّہ ''التراث'' کا منہج بھی روزِ اول سے یہی رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ''خدا، خداوندِ عالم'' اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ''سرورِ کونین'' اور ''آنحضور'' جیسے خود ساختہ نام ولقب بالکل استعمال نہ کیے جائیں۔ البتہ ایسی نظموں، محاورات اور نقل شدہ اقتباسات میں شاذ و نادر یہ الفاظ آئے ہیں' جہاں تبدیلی نہ ہو سکی۔ جس طرح زیرِ تبصرہ کتاب میں بھی نقلاً ''خدا'' کا لفظ آیا ہے۔

مؤمن کی حیثیت سے ہمیں اپنے رب کو ہمیشہ ''اللہ'' کہہ کر پکارنا چاہیے؛ کیونکہ یہ وہ اسم مبارک ہے' جس کا کوئی ضد نہیں، کوئی تثنیہ نہیں، کوئی جمع نہیں، کوئی مذکر مؤنث نہیں۔ جبکہ ''خدا'' وغیرہ ناموں کے لیے مؤنث، جمع وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔

نہیں معلوم مسلمانوں میں یہ لفظ کب سے اور کیوں ''اللہ'' کے لیے استعمال ہونے لگا ہے !

۱۰۶۰ھ میں ضیاء الدین خسرو نے ہندوستانی مسلمانوں کو فارسی زبان سکھانے کے لیے ایک درسی کتاب (اللہ خدائے) تصنیف کی تھی۔ [تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ۲/۱۶۵]

ایک اور منفی پہلو یہ ہے کہ ''خدا ، خداوند'' کا لفظ اردو زبان میں ''غیر اللہ'' کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے:

۱۔ مشہور شاعر و ادیب میر تقی میر کا لقب ''خدائے سخن'' ہے۔

۲۔ ''غریب ماں باپ کے گھرانوں میں ہم نے بیشک جنم لیا ہے
یہی خطا ہے مرے خداؤ؟ مگر یہ کوئی خطا نہیں ہے''
[شورش کاشمیری۔ چٹان لاہور 13 جولائی 1970ء]

۳۔ ''شب کے سفاک خداؤں کو خبر ہو کہ نہ ہو   جو کرن قتل ہوئی شعلہ خورشید بنی''
[اشتہار از: اسلامی جمعیت طلبہ]

۴۔ ''غیرتِ فقر مگر کر نہ سکی اس کو قبول   جب کہا اس نے یہ ہے میری خدائی کی زکات''
[علامہ اقبال" ارمغانِ حجاز ص ۴۸]

۵۔ ''خداوند عالم (یعنی سلطان فیروز شاہ۔ بادشاہِ ھند و سندھ) کا شکار سے بہت زیادہ شغف کا بیان''
[تاریخ فیروز شاہی۔ ط: لاہور 1983ء ص ۸۳۴]

۶۔ خاوند: (خداوند) کا مخفف ہے۔ [فیروز اللغات، علمی اردو لغات]

۷۔ خاوند ''مجازی خدا'' کہلاتا ہے۔ [زاد الخطیب ۲/ ۲٥٤]

۸۔ خدائی: (۱) خدا سے منسوب (۲) شان و عظمتِ خدا (۳) دنیا جہاں (۴) مخلوق [فیروز اللغات، علمی اردو لغات]

۹۔ بھارت میں ''خدا سازی'' کی صنعت زوال پذیر ہوگئی۔ [ہفت روزہ جہاد ٹائمز یکم ستمبر 2000ء]

۱۰۔ 6 جنوری 2003ء کو ھندوؤں کا ''خدا'' اپنے پجاریوں پر گر پڑا۔ [ہفت روزہ غزوہ 23 جنوری 2003ء]

اگر واقعی ''خدا'' اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، تو حامیانِ لفظ خدا کو ان لوگوں کے خلاف تحریک چلانا چاہیئے جنھوں نے یہ نام ظالم حکمرانوں اور باطل معبودوں سمیت مختلف مخلوقات کے لیے استعمال کیا ہے۔ آخر انہیں شانِ الوہیت میں اس گستاخی پر غیرت کیوں نہیں آتی ؟!

بہر حال اہل اسلام پر لازم ہے کہ اپنی زبانوں کو ''خدا'' جیسے غیر اسلامی اور مشترک اسم کی عادت سے بچانے اور اسم جلالہ ''اللہ'' کا عادی بنانے کی دانستہ اور بھرپور کوشش کریں۔ جزاھم اللہ خیراً

....

زیرِ تبصرہ کتاب میں بعض جزوی بیانات محلِ نظر بھی ہیں:

لفظِ جلالہ ''اللہ'' قرآن مجید میں 2699 مرتبہ آیا ہے۔

۞ المعجم المفهرس کے مطابق اللّٰہُ 980، اللّٰہَ 592، اللّٰہِ 1125= 2697 مرتبہ آیا ہے۔
نیز ''اللھم'' 5= 2702 اور تسمیہ 113 بھی شامل کریں تو 2815 ہوتے ہیں۔

۞ صفحہ 33: ﴿هو الأول والأخر والظاهر والباطن﴾ ترجمہ ''......(اپنی قدرت سے) سب پر ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے۔''

۞ آیت کا ترجمہ حدیث نبوی ''......وأنت الظاهر فليس فوقك شيء وأنت الباطن فليس دونك شيء'' [صحيح مسلم الذكر ح ٦١] کے مطابق یوں کرنا چاہیے: ''......اور اے اللہ تو ''ظاہر'' ہے، تجھ سے بلند تر کوئی نہیں اور تو ہی ''باطن'' ہے، تجھ سے زیادہ نزدیک کوئی نہیں۔'' یعنی: هو عليّ في دنوّه، قريبٌ في علوّه ''اللہ تعالیٰ تمام مخلوق سے اوپر عرش پر ہونے کے باوجود اوصاف کمال اور قدرت کے لحاظ سے قریب ترین بھی ہے۔''

۞ صفحہ 42: سنت مؤکدہ بلا عذر ترک کرنے والا فاسق ہے اور شفاعت نبوی سے محروم ہوگا۔

۞ ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے صلاۃ، صوم وغیرہ کے بارے میں سوال کرنے کے بعد کہا '' والله لا أزيد على هذا شيئا ولا أنقص منه'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' أفلح الرجل إن صدق'' [بخاري الإيمان باب ٣٤ ح ٤٦، مسلم الإيمان ح ١١] لہٰذا بعض سنت مؤکدہ کے ترک پر تو اتنی وعید نہیں، البتہ اسے حقارت سے ٹھکرانے کی صورت میں سخت وعید ہو سکتی ہے۔ والله اعلم

۞ صفحہ 44: اللہ اور اس کا رسول ﷺ معصوم ہے۔

۞ اللہ پاک کو ''معصوم'' کہنا درست نہیں۔ وہ ہر قسم کے عیب، نقص اور خطا کے احتمال سے بالکل پاک ہے۔ ہاں اس نے اپنے رسول ﷺ کو معصوم بنایا ہے۔

۞ صفحہ 44، 127: غیر مجتہد کے لیے تقلید ضروری ہے۔

۞ تقلید کی شرعی حیثیت اور اس کی تاریخ بھی لفظ ''خدا'' سے زیادہ مختلف نہیں ہے۔

(۱) یہ تقلید چوتھی صدی ہجری سے شروع ہوئی ہے۔ [دیکھیے: حجة الله البالغة ۱/ ۱۵۲]

(۲) ۶۶۵ھ میں مصر کے بادشاہ ظاہر بیبرس نے اہل سنت پر ''چار مذاہب'' میں سے ایک کی تقلید کو واجب کر دیا تھا۔ [دیکھیے: التراث 34/55، 35/55، 36/50]

لہٰذا ''تقلید'' کے بارے میں بھی اسی طرح لکھنا چاہیے جس طرح لفظ ''خدا'' کے بارے میں لکھا گیا ہے۔